بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر 5254

ڈی نمبر ۱۴۹

روزنامہ

الفضل ربوہ

قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴	۱۰ رمضان ۱۴۰۰ھ ۲۴ وفا ۱۳۵۹ ہش ۲۴ جولائی ۱۹۸۰ء	نمبر ۱۶۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر اپنی طاقتوں کو معطّل چھوڑ دیں تو دعا کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتی

مانگنا انسان کا خاصہ ہے اور استجابت اللہ تعالیٰ کا۔ جو نہیں سمجھتا وہ جھوٹا ہے

"مانگنا انسان کا خاصہ ہے اور استجابت اللہ تعالیٰ کا۔ جو نہیں سمجھتا اور نہیں مانتا وہ جھوٹا ہے... اِیَّاکَ نَعْبُدُ کے یہی معنے ہیں کہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں۔ ان ظاہری سامانوں اور اسباب کی رعایت سے جو تو نے عطا کئے ہیں۔ دیکھو یہ زبان جو عروق اور اعصاب سے خلق کی ہے۔ اگر ایسی نہ ہوتی تو ہم بول نہ سکتے۔ ایسی زبان دعا کے واسطے عطا کی جو قلب کے خیالات تک کو ظاہر کر سکے۔ اگر ہم دعا کا کام زبان سے کبھی نہ لیں تو یہ ہماری شوربختی ہے۔ بہت سی بیماریاں ایسی ہیں کہ اگر وہ زبان کو لگ جاویں تو یک دفعہ ہی زبان اپنا کام چھوڑ بیٹھتی ہے۔ یہاں تک کہ انسان گونگا ہو جاتا ہے۔

پس یہ کیسی رحیمیت ہے کہ ہم کو زبان دے رکھی ہے۔ ایسا ہی کانوں کی بناوٹ میں فرق آجاوے تو خاک بھی سنائی نہ دے۔ ایسا ہی قلب کا حال ہے وہ جو خشوع خضوع کی حالت رکھی ہے اور سوچنے اور تفکر کی قوتیں رکھی ہیں اگر بیماری آجاوے تو وہ سب قریباً بے کار ہو جاتی ہیں۔ مجنونوں کو دیکھو کہ ان کے قویٰ کیسے بے کار ہو جاتے ہیں۔ تو کیا یہ ہم کو لازم نہیں کہ ان خداداد نعمتوں کی قدر کریں اگر ان قویٰ کو جو اللہ تعالیٰ نے اپنے کمال فضل سے ہم کو عطا کئے ہیں بے کار چھوڑ دیں تو لاریب ہم کافر نعمت ہیں۔

پس یاد رکھو کہ اگر اپنی قوتوں اور طاقتوں کو معطّل چھوڑ کر دعا کرتے ہیں تو دعا کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ کیونکہ جب ہم نے پہلے عطیہ سے کچھ کام نہیں لیا تو دوسرے کو کب اپنے لئے مفید اور کارآمد بنا سکیں گے؟"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۳۰)

کوپن ہیگن روانہ ہو گئے

ربوہ ۲۳ وفا/جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۳ جولائی ۱۹۸۰ء کو کوپن ہیگن روانہ ہو گئے۔

یہ اطلاع حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے بذریعہ کیبل گرام امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو بھجوائی ہے۔

کیبل گرام میں درج ہے کہ حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

اس تار میں حضور کی مصروفیتوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جمعہ ۱۸ جولائی کو حضور نے فرینکفورٹ میں نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ ۱۹ جولائی کو حضور ہیمبرگ تشریف لے گئے۔ ۲۰ جولائی کو حضور نے جماعت ہیمبرگ اور اطراف کے ملحقہ علاقوں کے متعدد احمدی احباب کو شرف ملاقات بخشا۔ اور قریباً دو گھنٹے تک ان سے متعدد اہم مسائل پر گفتگو فرماتے رہے۔

۲۱ جولائی کو حضور نے ہیمبرگ کے ہوٹل انٹر کانٹی نینٹل میں ایک انتہائی کامیاب پریس کانفرنس سے خطاب کیا جس کا اخبارات اور ابلاغ کے دیگر اداروں میں بہت چرچا ہوا۔ ۲۲ جولائی کو حضور کوپن ہیگن کے لئے روانہ ہو گئے۔

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ ہر جہت سے کامیاب کرے اور اس کے اعلیٰ ثمرات برآمد کرے۔ اور حضور کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

○ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بلڈ پریشر میں اضافے کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

عظیم الشان تعلیمی منصوبے کا پہلا اعلان

جماعت سے خطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ ۱۹۷۹ء کی معرکہ آرا تقریر کتابی شکل میں "جماعت سے خطاب" کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔ اس کا ہر لفظ دل پر نقش کرنے کے قابل ہے۔ اور سطر سطر زندگی کا لائحہ عمل قرار دی جانی چاہیئے۔

یہ کتاب شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ماہ اگست میں مطالعہ کے لئے مقرر ہے۔ خدام الاحمدیہ اور اطفال بھائی اس کا مطالعہ فرمائیں۔ یہ کتاب شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے مل سکتی ہے

قیمت 25/1 روپے ہے۔

(مینیجر شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ)

پبلشر: مسعود احمد ÷ پرنٹر: سید عبدالحی ÷ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ÷ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ
الفضل ربوہ
۱۰ رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ
۲۴ وفا ۱۳۵۹ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طلسمی الفاظ

- اے خدا، اے مالک، اے خالق، اے عطا کرنے والے!
- ہمیں توفیق دے ذہنوں کی، چہروں کی، ہاتھوں کی، پیشانیوں کی، آنکھوں کی، دلوں کی اور لفظوں کی۔
- ایسے ذہنوں کی جو سچ اور جھوٹ میں امتیاز کر سکیں، صحیح اور غلط میں فرق کر سکیں، عقل اور بے عقلی کا فاصلہ ناپ سکیں، ظالم اور مظلوم میں فرق کر سکیں۔
- ایسے چہروں کی جو غصے سے سُرخ ہونے کی بجائے شفقت اور نرم دلی سے موم ہو سکیں، جو بیزاری کی بجائے زندگی کی علامت ہوں، جو بیماری کی بجائے صحت کی نوید دیں اور جو سچائی کو دیکھ کر مرجھانے کی بجائے پھول کی طرح کھل اُٹھیں۔
- ایسے ہاتھوں کی جو معصوموں پر نہ اُٹھیں، جو بُرائی کے لئے حرکت میں نہ آئیں جو زیادتی اور جبر پر نہ تُلے رہتے ہوں، جو جھوٹ کا فرمان لکھنے والے قلم نہ پکڑیں، بے انصافی کرنے والے افعال سے مجتنب رہیں اور جو صرف ظالم پر اُٹھیں اور جو مظلوم کی صرف ڈھال ہوں۔
- ایسی پیشانیوں کی جن پر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ دیکھ کر بَل نہ پڑیں، جن پر شکنیں کم اور سکون زیادہ ہو، جو شیطانی سوچوں کی گندی پگڈنڈیوں کی بجائے خدا خوفی کا پُرسکون سمندر بن جائیں، جو راستی کو دیکھ کر شکن آلود نہ ہوں۔ جن میں فراخی، فیاضی اور دریا دلی ہو۔
- ایسی آنکھوں کی جو اللہ تعالیٰ کا نام سُن کر شعلہ بار ہونے کی بجائے اشکبار ہو جائیں، جن میں خلوص چھلکے، پیار اُمڈے، خلوص مہکے اور سکون کا ایک بحرِ بے کراں نظر آئے۔ جن میں شوخی، نخوت، تکبّر اور فرعونیّت نہ ہو۔
- ایسے دلوں کی جو پتھر نہ ہوں، جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس، مبارک اور بابرکت نام سُن کر رقّت سے بھر آئیں، جو معصوموں کے سردار کا نام جہاں بھی دیکھیں احترام، تقدّس اور رُعب سے بھر جائیں۔ جو خدا تعالیٰ کی جبروت و کبریائی کا خوف اپنے میں رکھتے ہوں، جو نبی پاک خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار سے معمور ہوں۔
- ایسے لفظوں کی جو کسی ذہن میں کبیدگی پیدا نہ کریں، جو کسی چہرے پر غصے کی سُرخی کو جنم دینے والے نہ ہوں، جو کسی ہاتھ کو زیادتی پر متحرک نہ کریں، جو کسی پیشانی پر بل نہ ڈالیں، جو کسی آنکھ میں خون اُترنے کا موجب نہ بنیں، جو کسی دل میں نفرت نہ پیدا کریں!
- اے ربِ ذوالمجد والعطاء ہمیں ایسے عجیب و غریب، انوکھے، حیران کُن اور طلسمی الفاظ لکھنے کی توفیق دے جو ہمارے پڑھنے والے پڑھ سکیں۔!

آمین۔ اللّٰھم آمین یا رب العالمین ؎

دِلبر سے محبّت پر اصرار کا وقت آیا

پھر دردِ محبّت کے اظہار کا وقت آیا
محبوبِ حقیقی کے دیدار کا وقت آیا

پھر شب کے اندھیروں میں جاگے گا نصیب اپنا
پھر اپنے گناہوں کے اقرار کا وقت آیا

پھر نگر نگر گھر گھر سحری کا ہوُا چرچا
پھر صبح و مسا صوم و افطار کا وقت آیا

مانیں کہ نہ مانیں وہ اِصرار کئے جاؤ
دلبر سے محبّت پر اصرار کا وقت آیا

آپہنچی چمن والو! رُت خاص بہاروں کی
ہر گُل کو یہ مُژدہ ہو گلزار کا وقت آیا

اُمّت کو محمدؐ کی رمضان مبارک ہو
ہر سمت جہاں میں پھر انوار کا وقت آیا

عُشّاق پہ دِلبر کا کتنا بڑا احساں ہے
خود کہتا ہے آجاؤ پھر پیار کا وقت آیا

اللہ کے بندوں کی اب جیت مقدّر ہے
شیطاں کی شکستوں کا اور ہار کا وقت آیا

صدّیق نہ غفلت کر اُٹھ مانگ لے کچھ تُو بھی
درمان و دوائے ہر آزار کا وقت آیا

قطعات

بندگی کالائے مرے خالق قرینہ دے مجھے ؎ آپ کو تُو سے بھرا اک آبگینہ دے مجھے
بے عمل ہوں کیسے خالی ہاتھ لوٹوں تیرے پاس ؎ اپنے عفو و مغفرت کا اک خزینہ دے مجھے

عیاں ہے تجھ پہ مری جاں حقیقتِ احوال ؎ تجھے دکھاؤں میں کیا اپنا نامۂ اعمال
ترے حضور بصد عجز التجا ہے مری ؎ تُو اپنے فضل سے کر دے نبی خیر مآل

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ و فجی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توبہ واستغفار

(مکرم محمد اشرف صاحب عارف۔ مربی سلسلہ مقیم چندر کے منگولے ضلع سیالکوٹ)

نوٹ:۔ بعض وجوہات کی بناء پر جو کہ ادارہ کے دائرہ استعداد سے باہر ہیں اس مضمون کی دوسری قسط پہلے شائع ہو گئی ہے۔ اب پہلی قسط شائع کی جا رہی ہے۔ ادارہ اس پر اپنے قارئین سے معذرت خواہ ہے۔

(ایڈیٹر)

استغفر۔ غفر سے باب استفعال کا صیغہ ہے اور غَفَرَ الشَّیْئَ غَفْرًا کے معنی ہوتے ہیں سَتَرَہٗ کسی چیز کو ڈھانپ دیا اور جب غَفَرَ الْمَتَاعَ فِی الْوِعَاءِ کہیں تو معنی ہوں گے اَدْخَلَہٗ وَسَتَرَہٗ کہ سامان کو ٹرنک میں رکھ کر محفوظ کر دیا اور غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ذَنْبَہٗ کے معنی ہوتے ہیں۔ غَطّٰی عَلَیْہِ وَعَفَا عَنْہُ اس کے قصور کو ڈھانپ دیا اور اس کی کمزوری پر پردہ ڈال دیا تاکہ لوگوں کو نظر نہ آئے۔

پس استغفرہ کے معنی ہوں گے اللہ تعالیٰ سے اپنی بشری کمزوری پر پردہ پوشی طلب کرو۔ یعنی دعا کرو کہ تم صحیح راستہ پر قائم رہو۔ گویا استغفار کرنے والا شخص اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ اس کو اپنی حفاظت میں لے لے اور اسکی بشریت کی کمزوریاں ظاہر نہ ہوں۔ یا یہ کہ وہ خدا تعالیٰ کی حفاظت میں اس طور پر آ جائے کہ اس سے کوئی گناہ سرزد نہ ہو۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو گناہوں سے بچنے کے لئے اور اپنا حقیقی عبد بننے اور اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹنے کے لئے اپنے بندوں کو توبہ و استغفار کا حکم دیتا ہے کہ تم توبہ و استغفار کرو اور اس کے نتیجہ میں میں تم پر اپنی رحمت نازل کروں گا اور تم پر اپنا فضل و احسان کروں گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ ھود میں فرماتا ہے:۔

وَیٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَیْہِ یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا وَّیَزِدْکُمْ قُوَّۃً اِلٰی قُوَّتِکُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِیْنَ ؕ

(ھود آیت: ۵۳)

اور اے میری قوم! تم اپنے رب سے بخشش مانگو پھر اس کی طرف (کامل) رجوع اختیار کرو۔ جس کے نتیجہ میں وہ تم پر خوب برسنے والا بادل بھیجے گا۔ اور تم کو طاقت کے بعد طاقت بخشے گا اور مجرم بن کر خدا سے منہ نہ پھیرو۔

اسی حکم خداوندی کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے استغفار فرمایا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا بھی فرمایا کرتے تھے کہ:۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَبَاعِدْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ خَطَایَانَا۔

یعنی اے ہمارے پالنے والے خدا ہمارے گناہ بخش دے اور ہمارے اور ہماری غلطیوں کے درمیان دوری پیدا کر۔

سورۃ ہود کی مندرجہ بالا حکم خداوندی کے بارہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ سورۃ ہود نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے اور آپ اسی حکم کے مطابق سب سے زیادہ استغفار کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ میں دن میں ستر مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو حقیقی معنوں میں توبہ کرنے اور ایسے رنگ میں توبہ کرنے کا حکم دیتا ہے جس میں کسی قسم کی ملونی اور منافقت نہ پائی جاتی ہو جیسے اللہ تعالیٰ سورۃ تحریم کی آیت ۹ میں فرماتا ہے:۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یُّکَفِّرَ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَیُدْخِلَکُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ ۙ

یعنی اے مومنو! اللہ کی طرف خالص طور پر رجوع کرو (منافقت کی کوئی ملاوٹ نہ ہو) کوئی تعجب نہیں کہ تمہارا رب تمہاری بدیوں کو مٹا دے اور تم کو ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

اس آیت میں ایسی توبہ کرنے کا حکم ہے جس میں کسی قسم کی کوئی منافقت نہ ہو اور نہ اس میں منافقت کی کوئی ملاوٹ ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بارہ میں فرماتے ہیں کہ:۔

"استغفار اور توبہ دو چیزیں ہیں۔ ایک وجہ سے استغفار کو توبہ پر تقدم ہے کیونکہ استغفار مدد اور قوت ہے جو خدا سے حاصل کی جاتی ہے اور توبہ اپنے قدموں پر کھڑا ہونا ہے عادت اللہ یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سے مدد چاہے گا تو خدا تعالیٰ ایک قوت دے دے گا اور پھر اس قوت کے بعد انسان اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جاوے گا اور نیکیوں کے کرنے کے لئے اس میں ایک قوت پیدا ہو جاوے گی جس کا نام تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ ہے۔ اس لئے طبعی طور پر بھی یہی ترتیب ہے۔

غرض اس میں ایک طریق ہے جو سالکوں کے لئے رکھا ہے کہ سالک ہر حالت میں خدا سے استمداد چاہے۔ سالک جب تک اللہ تعالیٰ سے قوت نہ پائے گا کیا کر سکے گا۔ توبہ کی توفیق استغفار کے بعد ملتی ہے۔ اگر استغفار نہ ہو تو یقیناً یاد رکھو کہ توبہ کی قوت مر جاتی ہے۔ پھر اگر اس طرح پر استغفار کرو گے اور پھر توبہ کرو گے تو نتیجہ یہ ہوگا یُمَتِّعْکُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی۔ سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ اگر استغفار اور توبہ کرو گے تو اپنے مراتب پا لو گے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۶۸-۶۹)

توبہ کرنے سے گناہ نیکیوں میں بدل جاتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّہٗ یَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ مَتَابًا۔

(فرقان آیت: ۷۲)

اور جو توبہ کرے اور اس کے مطابق عمل کرے تو وہ شخص حقیقی طور پر اللہ کی طرف جھکتا ہے۔

استغفار میں پہلے گناہوں سے بچنا اور آئندہ گناہوں میں نہ پڑنا شامل ہے۔

وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ ؕ

(آل عمران آیت ۱۳۶)

اور ان کے لئے بھی کہ جو جب کوئی برائی کر بیٹھے یا اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے ہیں (تو) اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے قصوروں کی معافی چاہتے ہیں اور اللہ کے سوا کون قصور معاف کرتا ہے اور وہ جو کچھ انہوں نے کیا ہوتا ہے اس پر دیدہ دانستہ ضد نہیں کرتے۔

فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ میں جو گناہ سرزد ہو چکا اس کے بد اثرات سے بچنے اور آئندہ اس گناہ میں نہ پڑنے۔ دونوں کی دعا شامل ہے۔ وَلَمْ یُصِرُّوْا اور وہ اپنے گناہوں پر اصرار نہیں کرتے اور یہ نہیں کہتے کہ ہم نے جو کیا ٹھیک کیا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ انسان ہر جگہ اقرار گناہ کرتا پھرے بلکہ یہ ہے کہ اپنے دل میں اقرار گناہ کرے۔

متقیوں کا جو مقام اس آیت میں بیان ہوا ہے اس سے بڑا مقام یہ ہے کہ ارتکاب گناہ سے قبل ہی یعنی گناہ کا خیال آتے ہی انسان ہوشیار ہو جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّھُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَکَّرُوْا فَاِذَا ھُمْ مُّبْصِرُوْنَ ؕ (الاعراف ۲۰۲)

یقیناً وہ لوگ جنہوں نے اسی وقت تقویٰ اختیار کیا جب اُن کو شیطان کی طرف سے آنے والا کوئی خیال محسوس ہوا اور وہ ہوشیار ہو گئے اور ان کی آنکھیں کھل گئیں (وہ ہدایت پا جاتے ہیں) ۔

سچے دل سے اظہار ندامت کرنے والوں کو خدا تعالےٰ بخشش دیتا ہے ۔ بلکہ ان کو روحانی ترقیاں بھی عطا کرتا ہے اور بالآخر جنت کا وارث بنا دیتا ہے ۔

پھر قرآن کریم نے استغفار کے معنی میں وسعت پیدا کرتے ہوئے اس کو ان معنوں میں بھی استعمال کیا ہے کہ جو گناہ انسان سے صادر ہو چکے ہیں ان کے بدنتائج اور ان کی سزا سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی حفاظت طلب کی جائے ۔ چنانچہ قرآن کریم میں یہ لفظ اس مفہوم میں کثرت سے استعمال ہوا ہے ۔

إِنَّا آمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطَايَانَا وَمَا أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ۗ وَاللَّهُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۔
(طٰہٰ: ۷۴)

ہم اب اپنے رب پر ایمان لا چکے ہیں تاکہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف کر دے اور اس دھوکا بازوں (کے مقابلہ) کو بھی معاف کر دے جس کے لئے تم نے ہم کو مجبور کیا تھا اور اللہ سب سے بہتر ہے اور سب سے زیادہ قائم رہنے والا ہے ۔

اس آیت میں استغفار کا جو طریق بیان کیا گیا ہے وہ استغفار ادنیٰ لوگوں کے لئے ہے ۔ کامل لوگوں کے لئے اس کا یہی مفہوم ہوتا ہے کہ قوم کی اصلاح کرتے ہوئے اگر کوئی امر نظر انداز ہو جائے تو اللہ تعالےٰ اس کا ازالہ کر دے گا ۔ جیسا کہ قرآن کریم کی اس آیت سے ظاہر ہے کہ :-

وَظَنَّ دَاوُودُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ ○ (ص: ۲۵)

اور داؤد علیہ السلام کو اس بات کا یقین ہو گیا کہ ہم نے اسے آزمائش میں ڈالا ہے ۔ پس اس نے اپنے رب سے استغفار کرنا شروع کیا اور اطاعت ظاہر کرتے ہوئے زمین پر گر گیا اور خدا کی طرف متوجہ ہو گیا ۔

حضرت داؤد علیہ السلام کا استغفار کسی گناہ کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو آزمایا تھا ۔ کیونکہ آپ اپنے وقت میں نبی کے علاوہ بادشاہ بھی تھے ۔ اور دشمنوں نے آپ کے خلاف بغاوت کرنا چاہی اور انہوں نے آپ کی حکومت ختم کرنے کے لئے فتنہ و فساد شروع کر دیا ۔ نبی چونکہ عارف ہوتا ہے اس لئے حضرت داؤد علیہ السلام فوراً سمجھ گئے کہ یہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک امتحان ہے اور آپ نے فوراً اپنی حکومت کی انتظامی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے استغفار کرنا شروع کیا اور اللہ تعالےٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری ظاہر کرتے ہوئے خدا کے حضور گریہ وزاری کی ۔

قرآن کریم میں بعض جگہ افضل الرسل حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو بھی استغفار کرنے کا حکم دیا گیا ہے ۔ جیسا کہ سورۃ النصر میں

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۔

اور سورہ فتح میں

لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ

فرمایا گیا ہے ۔

بعض معترضین نے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی ذات بابرکات پر اس رنگ میں اعتراض کئے ہیں کہ نعوذ باللہ آپؐ گناہ گار تھے اس لئے آپؐ کو گناہوں کی بخشش طلب کرنے کا حکم دیا گیا ہے ۔

افضل الرسل خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے متعلق جو استغفار کے الفاظ آئے ہیں ان سے یہ سمجھنا کہ آپؐ نعوذ باللہ گناہ گار تھے غلط ہے کیونکہ جس شخص کی پیروی دوسروں کو خدا کا محبوب بنا دے وہ گناہ گار کیسے ہو سکتا ہے ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے ۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ○
(آل عمران: ۳۲)

یعنی کہہ دے اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو ۔ اللہ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے قصور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے ۔

سب انبیاء علیہم السلام استغفار کرتے تھے اور کثرت سے کرتے تھے ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"انسان کو جو روشنی عطا ہوتی ہے وہ بھی مستقل نہیں ہوتی بلکہ عارضی ہوتی ہے اور ہمیشہ اسے اپنے ساتھ رکھنے کے لئے استغفار کی ضرورت ہے ۔ انبیاء جو استغفار کرتے ہیں اس کی بھی یہی وجہ ہوتی ہے کہ وہ ان باتوں سے آگاہ ہوتے ہیں اور ان کو خطرہ لگا رہتا ہے کہ نور کی جو چادر ہمیں عطا کی گئی ہے ایسا نہ ہو کہ وہ چھین جاوے ...... کوئی نبی جس قدر زیادہ استغفار کرنے والا ثابت ہو گا اسی قدر اس کا درجہ بڑا اور بلند ہو گا ۔"

(نور القرآن ص۱)

نوٹ :-
(قسط نمبر ۲ کے لئے دیکھئے الفضل مورخہ ۲۲ رجولائی ص۳)

توبہ کے معنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"توبہ کے معنے ہیں ندامت اور پشیمانی سے ایک بدکام سے رجوع کرنا ۔ توبہ کوئی بُرا کام نہیں ہے ۔ بلکہ لکھا ہے کہ توبہ کرنیوالا بندہ خُدا کو بہت پیارا ہوتا ہے ۔ خدا تعالیٰ کا نام بھی توّاب ہے ۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ جب انسان اپنے گناہوں اور افعالِ بد سے نادم ہو کر پشیمان ہوتا ہے اور آئندہ اس بدکام سے باز رہنے کا عہد کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر رجوع کرتا ہے رحمت سے ۔ خدا انسان کی توبہ سے بڑھ کر توبہ قبول کرتا ہے ۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر انسان خُدا کی طرف ایک بالشت بھر جاتا ہے تو خُدا اس کی طرف ہاتھ بھر آتا ہے ۔ اگر انسان چل کر آتا ہے تو خُدا تعالےٰ دوڑ کر آتا ہے یعنی اگر انسان خُدا کی طرف توجہ کرے تو اللہ تعالیٰ بھی رحمت ، فضل اور مغفرت میں انتہا درجہ کا اس پر فضل کرتا ہے ۔ لیکن اگر خُدا سے مُنہ پھیر کر بیٹھ جاوے تو خُدا تعالےٰ کو کیا پروا ۔"

(ملفوظات جلد دہم ص۲۳۸-۲۳۹)

مقابلہ مضمون نویسی برائے اطفال و ناصرات

اطفال و ناصرات کا علمی و ادبی ذوق اُجاگر کرنے کے لئے ہر سال اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ایک مقابلہ مضمون نویسی ہوتا ہے امسال اس مقابلہ کے لئے عنوان ہے :-

"سیرت حضرت عُمر فاروق رضی اللہ عنہ"

اوّل ، دوم اور سوم آنے والوں کو بالترتیب دو سَو، ڈیڑھ سَو اور ایک سَو (۲۰۰، ۱۵۰، ۱۰۰) روپے نقد بطور انعام دیئے جائیں گے ۔

یہ مضمون کم از کم ۵ اور زیادہ سے زیادہ ۷ فل سکیپ صفحات پر مشتمل ہو اور ۳۱ رجولائی ۱۹۸۰ء تک اطفال الاحمدیہ مرکزیہ میں پہنچ جانا چاہیئے ۔ پتہ اور حوالے مکمل اور صاف لکھیں ۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

محترمہ استانی میمونہ صوفیہ مرحومہ کی یاد میں

محترمہ رضیہ درد صاحبہ ایم۔ اے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قابلِ احترام استانی میمونہ صوفیہ مرحومہ ؓ ان گنت شاگردوں کی استاد تھیں۔ یہ شرف بھی حاصل تھا کہ آپ نے قرآن مجید کی تعلیم دی۔ خاکسار کو بھی آپ سے قرآن مجید باترجمہ پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ نہایت خوش الحانی سے وہ حصہ قرآن مجید جو سبق پڑھانا ہوتا خود تلاوت فرماتیں۔ بعد میں ترجمہ اور تفسیر بیان فرماتیں۔ اگرچہ وہ بچپن کا زمانہ تھا تاہم وجد آجاتا آپکا قرآن سنکر دل چاہتا کہ استانی جی اسی طرح تلاوت کرتی جائیں۔ اور ہم سنتے رہیں۔ کبھی کبھی شاگردوں سے بھی خواہش کا اظہار فرماتیں کہ وہ بھی خوش الحانی سے قرآن سنائیں۔ مجھے خوب یاد ہے کہ میں اس انتظار میں رہتی کہ کب استانی جی اس خواہش کا اعلان فرمائیں اور میں آپ کو قرآن مجید سناؤں اور جب کبھی ایسا ہوتا تو مرحومہ بہت خوش ہوتیں پاس بلا کر شفقت سے سر پر ہاتھ پھیرتیں۔ اور ان گنت دعائیں آہستہ آواز میں دیتی جاتیں۔ کہ سرور آجاتا۔ کتنا خلوص کیسی شفقت ان جذبات میں ہوتی کہ الفاظ اس کیفیت سے قاصر ہیں۔ آج بھی ان پُر سرور لمحات کی یاد سے دل محبت و احترام کے جذبات سے لبریز ہو جاتا ہے۔

ان شفقتوں کے ساتھ ساتھ ایک رعب جو نہ صرف الفاظ کا سہارا لیتا۔ بلکہ نظریں ہی کافی ہوتیں نمایاں تھا کہتے ہیں خوف اور محبت دو الگ الگ کیفیتیں ہیں۔ مگر آپ کی ذات ان دونوں کا مجموعہ تھی۔ ہر لمحہ ہر شخص کو نصیحت کرنے، نیک بات کہنے، بُری بات سے روکنے میں جرأت مند پہلو کار فرما رہتا۔ کسی میں کوئی نقص دیکھا تو بڑے اعتماد اور پُر وقار طریق سے توجہ دلانے میں کبھی غفلت اور سستی ظاہر نہ ہوتی۔ عام طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ جب کسی میں کوئی نقص یا کمزوری دیکھیں تو خاموش رہتے ہیں۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ بُری بات ہے۔ بعض کا خیال ہوتا ہے کہ ہمیں کیا ضرورت ہے کہ ہم دشمنی مول لیں۔ اس کے اعمال اس کے ساتھ۔ ہمارے اعمال ہمارے ساتھ۔ کچھ کرم فرما سامنے تو کچھ نہیں کہتے لیکن پیٹھ پیچھے بڑھا بڑھا کر ان کمزوریوں اور عیوب کو اپنے اپنے رنگ میں بیان کرتے ہیں، جن کی وجہ سے آپس میں رنجش پیدا ہو کر تعلقات بھی متاثر ہوتے ہیں۔ لیکن موصوفہ کا طریق اس کے برعکس سنت نبوی کے تحت ہوتا۔ جس میں کوئی بُرائی دیکھی وہیں اس کو تنبیہ کر دی۔ ذاتی دشمنی کا خیال آپ کے دل میں شائد کوئی اہمیت نہ رکھتا تھا۔ اور آپ کی اس اخلاقی دلیری کی وجہ سے ہر کسی کے دل میں محبت کے ساتھ ساتھ آپ کا رعب بھی ہوتا۔ آپ کے شاگرد نہ صرف تعلیم کے زمانہ میں ہی آپ کا احترام کرتے یا آپ سے ڈرتے تھے بلکہ بعد میں بھی جبکہ وہ خود بھی اساتذہ کے مقام پر فائز ہو گئے۔ آپ کی ذات اور آپ کی شخصیت کا اسی طرح لحاظ کرتے جیسے اب بھی وہ دو زانو ہو کر آپ کی شاگردی میں آپ کے سامنے بیٹھے ہیں۔

ساری زندگی سادگی سے بسر کی۔ درویشانہ رنگ نمایاں تھا۔ جہاں تک لباس کا تعلق ہے۔ مردانہ قمیص، شلوار اور سفید رنگ کا دوپٹہ اوڑھتیں۔ کپڑوں کا رنگ بھی آپ کے تخلص کی مناسبت سے صوفیانہ تھا۔ دنیا کی تمام زیب و زینت سے بے نیاز دیکھنے والے کو آپ کی ذات حقیقت میں سادگی کا مجسمہ دکھائی دیتی۔ تکلف، تصنع، بناوٹ جیسے بے بنیاد کمزور جذبوں سے بالکل پاک۔ غذا بھی سادہ استعمال کرتیں۔ دوران گفتگو اکثر حفظان صحت کے اصولوں کا بہت ذکر فرماتیں۔ اور ان کی طرف توجہ دلانا اپنا فرض سمجھتیں۔ میں نے اکثر یہ فقرہ آپ کی زبان سے سنا کہ مومن کا فرض ہے کہ روحانی صحت کے ساتھ ساتھ جسمانی صحت کا بھی خیال رکھے۔ تا وہ زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت کر سکے۔

دعاؤں سے بھی خاص لگاؤ تھا۔ جب بھی اپنی کسی پریشانی کا ذکر کیا۔ بڑے اعتماد سے فرماتیں۔ گھبراؤ نہیں میں دعا کروں گی انشاء اللہ تعالیٰ آخر اس مولا کے آگے ہی سر جھکانا ہے۔ وہ سنتا ہے وہ ضرور سنے گا۔ ہمارا خدا زندہ ہے۔ ہمیں فکر کی کیا ضرورت ہے۔؟ انسان کمزور ہے اور پھر اس دنیا میں قدم قدم پر پریشانیوں۔ تفکرات کے ہجوم میں گھرا ہوا ہے۔ جب ایک کے بعد دوسری پریشانی کا ذکر کیا تو بڑے رعب اور دبدبے سے فرماتیں۔ کیا اس سے پہلے خدا نے ہماری التجاؤں کو نہیں سنا۔ جو اب ہم گھبراہٹ کا اظہار کریں خدا سے اعتماد سے مانگو۔ خود ہی اپنے بندے سے کہتا ہے کہ میں اپنے بندے سے وہی سلوک کرتا ہوں جیسی وہ مجھ سے توقع رکھتا ہے پھر ہم کیوں ناامید ہوں اور پھر اس مالک کے خزانوں میں کیا کمی ہے؟

ایسے جوش سے مجمع میں خطاب کرتیں کہ سامعین واقعی لرز جاتے پنجابی میں بھی خطابت میں کمال حاصل تھا۔ تبلیغی امور اور گفتگو میں بھی ماہر تھیں۔ درثمین اور کلام محمود کے اشعار اکثر بہت خلوص و محبت سے وجد میں آکر پڑھتیں کہ دلوں میں اتر جاتے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عشق انتہا تک تھا۔ اکثر مواقع پر بڑے رعب سے دوسروں کو بھی اس طرف توجہ دلاتیں۔

آخری عمر تک مصروف عمل رہیں۔ کوئی نہ کوئی کام کرتی رہتیں۔ فارغ وقت میں ہمیشہ آپ کو قرآن مجید کی تلاوت کرتے دیکھا۔ اکثر لمبی لمبی سورتیں زبانی حفظ تھیں۔ جب آپ کی نظر کمزور ہو گئی تو زبانی تلاوت کرتیں۔

بزرگ ہستیاں دعاؤں کے دروازے ہوتے ہیں۔ ایسی دعائیں جو جامع ہوں ان کا ہر دم آستانہ خدا پر سر بسجود رہنا دنیا میں بہت سی خیر و برکت کا موجب ہوتا ہے۔ ان کی وفات سے وہ در بند ہو جاتے ہیں۔ آپ کی ذات بھی ایسی ہی تھی۔ آپ کی وفات سے جہاں آپ کے جسمانی عزیز و اقارب ایک بزرگ وجود سے محروم ہو گئے، وہاں آپ کی روحانی اولاد بھی آپ کی دعاؤں سے محروم ہو گئی ہے۔ آپ کی اولاد جو بہت مختصر ہے۔ لیکن اکثر آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر بڑے درد سے گنگناتے سنا ع

با برگ و بار ہوویں
اک سے ہزار ہوویں

کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس شعر سے حصہ ملا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اکلوتے بیٹے مکرم ملک غلام احمد صاحب عطا کو ماشاء اللہ سات بیٹے اور دو بیٹیاں دیں۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہونہار اور لائق ہیں۔ اسی طرح آپ کی اکلوتی بیٹی محترمہ صادقہ صاحبہ کی بھی اولاد ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری قابل صد احترام استانی جی صاحبہ کا یہ باغ سدا سرسبز شاداب رکھے۔ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آپ کی طرح وہ بھی دین کے فدائی ہوں۔ دنیا میں ایسے عمل ان سے سرزد ہوں کہ آپ کی روح پھولی نہ سمائے آمین

اے خدا تو موصوفہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرما۔ آمین۔ ہم نے آپ کی ذات سے بہت کچھ سیکھا جس کا بدلہ احسن طور پر فقط دعا کے ذریعہ ہی دیا جا سکتا ہے۔ اے خدا ہزاروں ہزار رحمتیں نازل فرما۔ ہم کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخش۔ آمین ع

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

جتنی جلدی ممکن ہو سکے ہر بچے کو قاعدہ یسرنا القرآن پڑھا دیا جائے

حضور ایدہ اللہ نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے اجتماع ۱۹۷۹ء کے موقعہ پر ارشاد فرمایا:

"علوم روحانی کا سیکھنا اس کے لئے پروگرام یہ ہے کہ عمر کے لحاظ سے ہر بچہ قاعدہ یسرنا القرآن پڑھنے والا ہو۔ جب میں ہر بچہ کہتا ہوں تو میری مراد ہر احمدی بچے سے ہے خواہ وہ شہر میں بسنے والا ہو خواہ وہ دیہات میں بسنے والا ہو۔ خواہ وہ بڑے بڑے عہدوں کا ایک طفل ہو خواہ وہ ایسے خاندان سے تعلق رکھتا ہو کہ جہاں عسرت ہے۔ ایک ہی خاندان احمدیت ہے جتنی جلدی ممکن ہو سکے ہر بچے کو قاعدہ یسرنا القرآن پڑھا دیا جائے"

امید ہے احباب حضور کے اس ارشاد پر لبیک کہیں گے۔ یہ قاعدہ اس پتہ سے مل سکتا ہے

مبارک احمد خالد مہتمم مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حصولِ ٹارگٹ کیلئے مسابقت الی الخیرات

امسال تحریکِ جدید کے چھیالیسویں (۴۶) سال کے لئے پندرہ لاکھ روپیہ کی بجائے اٹھارہ لاکھ روپیہ کا ٹارگٹ مقرر کیا گیا ہے بغرض دعا و فروغ جذبۂ مسابقت الی الخیرات معاونین خصوصی کی آٹھویں قسط ہدیۂ قارئین کی جاتی ہے۔

(معاونین خصوصی جماعت احمدیہ کوئٹہ)

(۱)	مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ بلوچستان	کوئٹہ	۔/۳۶۰۰	روپے
۲	" مرزا منور بیگ صاحب	کوئٹہ بلوچستان	۔/۱۴۲۲	"
۳	" آفتاب احمد جمال صاحب	" "	۔/۱۳۲۰	"
۴	" عطاء اللہ صاحب ڈار ابن عبداللہ صاحب ڈار	" "	۔/۱۰۰۰	"
۵	" شیخ محمد اقبال صاحب بمعہ اہل و عیال والدین اور جملہ لواحقین	" "	۔/۲۴۰۰	"
۶	" ملک عبدالرحیم صاحب بمعہ اہل و عیال	" "	۔/۱۲۰۰	"
۷	" عبدالرؤف صاحب لودھی	" "	۔/۱۲۰۰	"
۸	" خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب	" "	۔/۱۳۰۸	"
۹	" چوہدری محمود احمد صاحب سنوری	" "	۔/۱۵۰۰	"
۱۰	" ٹھیکیدار نواب دین صاحب	" "	۔/۱۴۰۰	"
۱۱	" نسیم الدین صاحب بٹ بمعہ اہل و عیال	" "	۔/۱۲۰۰	"
۱۲	" مرزا محمد آصف صاحب	" "	۔/۱۰۰۰	"
۱۳	" " ارشد صاحب	" "	۔/۲۴۰۰	"
۱۴	" قمر الزمان صاحب عابد بمعہ اہل و عیال	" "	۔/۱۰۲۵	"
۱۵	" ملک ممتاز احمد صاحب	" "	۔/۲۳۰۰	"
۱۶	" محمد اسلم صاحب مارکر کمپنی	" "	۔/۱۰۰۰	"
۱۷	" نصیر احمد صاحب فاروقی	" "	۔/۱۱۰۰	"
۱۸	" بدر الزمان صاحب زاہد	" "	۔/۶۰۰	"
۱۹	" اسد اللہ صاحب ابن حاجی لعل دین صاحب	" "	۔/۵۱۰	"
[illegible]	[illegible]	"	۔/۵۰۰	"
۲۱	" مرزا منیر بیگ صاحب	" "	۔/۵۱۱	"
۲۲	" مظہر الحق صاحب سیٹھی	" "	۔/۶۰۰	"
۲۳	" عبدالحی مصباح الدین احمد صاحبان	" "	۔/۵۰۰	"
۲۴	" ملک چوہدری تنویر اسلم صاحب ابن خورشید احمد صاحب	" "	۔/۵۰۰	"
۲۵	" عطاء الحق خان صاحب	" "	۔/۵۰۰	"
۲۶	" خلیفہ جمیل احمد صاحب	" "	۔/۶۰۰	"
۲۷	" جاوید اقبال صاحب سنوری ابن محمود احمد صاحب سنوری	" "	۔/۵۰۰	"
۲۸	" رانا محمد سرور صاحب ایس ڈی او	" "	۔/۶۰۰	"
۲۹	" محمد سعید صاحب ابن فقیر محمد صاحب	" "	۔/۶۰۰	"
۳۰	" رفیع احمد صاحب فاروقی ابن حکیم ظفر احمد صاحب	" "	۔/۶۰۰	"
۳۱	" بشارت احمد صاحب جاوید مع اہل و عیال	" "	۔/۶۰۰	"
۳۲	" ملک نثار احمد صاحب ابن عطا محمد صاحب	" "	۔/۶۰۰	"
۳۳	" میجر نسیم سیفی صاحب ابن مولوی صالح محمد صاحب	" "	۔/۶۱۰	"
۳۴	" لئیق احمد خانصاحب ابن عبداللطیف خانصاحب	" "	۔/۵۰۰	"
۳۵	" ملک عبدالرحمٰن صاحب پنشنر	" "	۔/۵۲۰	"
۳۶	" اسد اللہ خان صاحب ابن ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب مع اہل و عیال	" "	۔/۶۱۰	"
۳۷	" سمیع اللہ صاحب	" "	۔/۶۰۰	"
۳۸	" شمیم احمد صاحب صدیقی	" "	۔/۶۰۰	"
۳۹	مکرم خلیفہ طاہر احمد صاحب مع اہل و عیال	کوئٹہ بلوچستان	۔/۶۷۰	روپے
۴۰	" میجر نعیم احمد صاحب جاوید	" "	۔/۵۲۵	"
۴۱	" محمد عثمان صاحب	" "	۔/۵۰۰	"
۴۲	" رحمت اللہ صاحب مع بیگم صاحبہ	" "	۔/۵۰۰	"
۴۳	" احمد دین صاحب بٹ	" "	۔/۶۲۰	"
۴۴	" حافظ شمیم احمد صاحب	" "	۔/۵۱۰	"
۴۵	" طاہر احمد صاحب فاروقی	" "	۔/۵۵۰	"
۴۶	" شیخ بشیر احمد صاحب سکھری مع اہل و عیال	" "	۔/۵۵۵	"
۴۷	" احسان الحق صاحب پسر حاجی فیض الحق خانصاحب مع خاندان	" "	۔/۶۸۵	"

ایک دلچسپ مجلسِ مذاکرہ

۵ جولائی (دفا) بعد نماز مغرب سرگودھا میں ایک دلچسپ مجلسِ سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں متعدد [illegible] معززین کے علاوہ ایک کثیر تعداد میں احمدی احباب بھی شامل ہوئے۔ پروگرام نہایت دلچسپ سے تقریباً تین گھنٹہ تک جاری رہا۔

صدر مجلس محترم مرزا عبدالحق صاحب نے پروگرام کی غرض غلط فہمیوں کے ازالہ کو قرار دیا تاکہ احباب سوالات کے ذریعہ اپنے شکوک کا ازالہ کر سکیں۔

محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے اسلام کی گیارہ امتیازی خصوصیات نہایت پُر اثر اور پُر درد لہجہ میں بیان کرتے ہوئے غلبۂ اسلام کے سلسلہ میں اتحاد المسلمین کی اہمیت بیان فرمائی۔ انہوں نے غلبۂ اسلام کے سلسلہ میں جماعت کی دنیا بھر میں منظم کوششوں کا ذکر فرمایا اور اس ضرورت پر زور دیا کہ اس میدان میں تمام مسلمانوں کو کوشش کرنا چاہیئے اور چھوٹے اختلافات میں نہیں پڑنا چاہیئے۔ بعد ازاں انہوں نے سوال کرنے کی دعوت دی۔ چنانچہ غیر از جماعت احباب نے متعدد سوالات کئے جن کے نہایت مؤثر جوابات محترم مولوی صاحب نے دیئے۔

آخر پر محترم شیخ عبداللطیف صاحب پراچہ نے تمام حاضرین کو پُر تکلف کھانا پیش کیا

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد سرگودھا)

درخواستِ دعا

خاکسار عرصہ سے پیٹ کی درد کی وجہ سے بیمار رہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(محمد یحییٰ شعیب احمد دارالصدر جنوبی ربوہ)

(۲) میری بہن صدیقہ مریم صاحبہ ڈیڑھ ماہ سے معدہ کی خرابی کی وجہ سے سخت بیمار ہیں علاج معالجہ کے باوجود ابھی افاقہ نہیں ہوا جس کی وجہ سے تمام افراد خاندان سخت پریشان ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمشیرہ موصوفہ کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور بیماری و پریشانیاں دور فرمائے آمین۔

(سعیدہ خانم بنت عبدالعزیز صاحب پھیرو چیچی ضلع تھرپارکر (سندھ))

(۳) خاکسار ایک لمبے عرصہ سے نزلہ و زکام کے عارضہ میں مبتلا آ رہا ہے ڈاکٹروں نے بتایا ہے کہ ناک کی ہڈی ٹیڑھی ہے جس کا اپریشن ہو گا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اپریشن کامیاب ہو اور اللہ تعالیٰ مجھے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(سلیم احمد سلیم چک نمبر ۱۵۱ ضلع تھرپارکر (سندھ))

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان

فضلِ عمرؔ ہسپتال ربوہ

(۶)

مکرم ناصر احمد صاحب سیالکوٹ بذریعہ C.M.O	۷۵/-	روپے
″ احمد بخش صاحب سیکرٹری مال شہر ڈیرہ غازیخان	۱۲/-	″
″ بشیر احمد صاحب UNDP اسلام آباد	۲۰/-	″
″ نصیر احمد صاحب USAI ″	۲۰/-	″
″ بشیر احمد طارق صاحب ″	۵۰/-	″
″ ظفر احمد ونیس صاحب ″	۵۰/-	″
مکرمہ رضیہ بیگم محمد یوسف ناصر صاحب ″	۵۰/-	″
مکرم سید منصور احمد صاحب ″	۱۰/-	″
″ کرنل منصور احمد صاحب ″	۵۰/-	″
″ چوہدری محمد حسین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سکھر	۱۱۳/-	″
″ عبد الحمید صاحب نارووال	۱۰/-	″
″ کرنل چراغدین صاحب جماعت احمدیہ ایبٹ آباد	۱۰/-	″
″ شیخ رشید احمد صاحب وزیر آباد	۳۰/-	″
″ چوہدری غلام حسین صاحب چک ۲۹۴ سیال والا ضلع فیصل آباد	۱۰۰/-	″
مکرمہ بیگم سیف اللہ صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۳۱/-	″
مکرم ڈاکٹر افتخار اسلم صاحب راولپنڈی	۵۰/-	″
″ ضیاء محمد صاحب ایڈووکیٹ ″	۵۰/-	″
″ شیخ انعام اللہ صاحب ″	۱۰/-	″
″ عبد الکریم صاحب باسط صاحب ″	۱۳/-	″
″ شیخ شان محمد صاحب ″	۱۰/-	″
″ محمد امجد صاحب ″	۵۰/-	″
″ آفتاب زبیری صاحب ″	۱۰/-	″
″ رمضان احمد صاحب ″	۲۰/-	″
″ محمد سعید صاحب انجینئر ″	۱۰/-	″
″ ″ ″ ″	۱۰/-	″
″ جاوید انور صاحب ″	۵۰/-	″
مکرمہ نصیرہ نور صاحبہ آف لندن	۱۰۰/-	″
مکرم عبد الوحید صاحب راولپنڈی	۵/-	″
″ الحاج عبد القدوس صاحب ″	۱۵/-	″
″ شیخ مظفر الدین صاحب بوکرہ	۱۰۰/-	″
مکرمہ بیگم ڈاکٹر سعید صاحب ″	۵۰/-	″
مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ″	۱۰/-	″
مکرمہ امۃ الاعلیٰ صاحبہ مرحومہ ″	۲۵/-	″
مکرم شیخ انعام اللہ صاحب ″	۱۰/-	″
″ میجر ولید اسلم صاحب ″	۵۰/-	″
″ شیخ بشیر احمد صاحب ″	۱۰/-	″
″ سعید محمد صاحب ″	۲۰/-	″
″ سردار محمد صاحب ″	۱۱۶/-	″
″ ڈاکٹر فضل احمد افضل صاحب ″	۱۰/-	″
″ قریشی محمد عظیم صاحب ″	۱۵/-	″
مکرمہ عائشہ بیگم اہلیہ عزیز اللہ خانصاحب ″	۲۰/-	″
مکرم نصیر احمد نسیم صاحب ″	۱۰۰/-	″
″ محمد السلطان حسن صاحب خیبر لاج مری	۲۱/-	″

(باقی)

نمایاں کامیابی

خدا تعالیٰ کے فضل سے میرے بیٹے سلمان خالد سلمہ اللہ نے لاہور ایجوکیشن بورڈ سے میٹرک کے امتحان میں ۸۵۰/۶۱۷ نمبر حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے عزیز کی آئندہ شاندار کامیابیوں کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

(اہلیہ خالد ہدایت بھٹی لاہور)

دعائے نعم البدل

میرے چھوٹے بھائی عزیز منور احمد صاحب شرما بی کام، ایل ایل بی ابن عبد الرشید صاحب شرما پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ضلع شکارپور سندھ کی بچی امۃ العظیم چند روز بیمار رہ کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون میرے بھائی کو اس صابرہ وشاکرہ اور متین و بردبار بچی سے بہت محبت تھی۔ احباب جماعت اپنی خاص دعاؤں میں اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ ہم سب کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ نیز والدین کو نعم البدل سے نوازے۔ آمین

(مبارک احمد شرما بی۔ اے بی ایڈ حال ربوہ)

دعائے مغفرت

ہمارے دادا جان مکرم غلام رسول احمدی نمبردار بستی رندان ضلع ڈیرہ غازیخان ۱۲ اور ۱۳ جولائی ۱۹۸۰ء کی درمیانی شب کو ۲ بجے حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے بعمر قریباً ۷۰ سال انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون صحت بڑی اچھی تھی، ہنس مکھ مخلص اور فدائی احمدی تھے آپ نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ ۵ لڑکے گیارہ پوتے ۱۲ پوتیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور آئندہ آپکی اولاد کو خادم دین اور آپکے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

(بشارت احمد خان قائد خدام الاحمدیہ بستی رندان ضلع ڈیرہ غازیخان)

فون نمبر ۳۸۲۲

رہائشی اور سرمایہ کاری کیلئے یکساں مواقع

سرگودھا میونسپل کمیٹی حدود کے اندر

تمام تر رہائشی سہولتوں سے آراستہ

نیو سٹیلائٹ ٹاؤن سے ملحقہ

ایک بہترین رہائشی منصوبہ

"الحمرا پارک"

جہاں آپ کو اپنی پسند کے مطابق ایک کنال ۱۰ مرلے ۷ مرلے اور ۵ مرلے کے رہائشی پلاٹس مل سکتے ہیں۔ رابطہ کے لئے

الحمرا اسٹیٹس ۶۹۹ اے سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

۱۹۷۳ء کے آئین میں کی گئی تمام ترامیم کو ختم کیا جائے (ارشد چوہدری)

اسلام آباد ۲۲ر جولائی (اپ پ ا) سابق وفاقی وزیر اور تحریکِ پاکستان کے کارکن مسٹر محمد ارشد چوہدری نے ملک میں پارلیمانی نظام حکومت قائم کرنے کی حمایت کی ہے ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ صدارتی نظام آمریت کی راہ ہموار کر سکتا ہے اور اسلام میں آمریت کی کوئی گنجائش نہیں ہے انہوں نے کہا کہ تحریکِ پاکستان کے دوران بابائے قوم حضرت قائداعظم اور ان کے قریبی ساتھیوں نے کسی مرحلہ پر بھی صدارتی نظام کا ذکر نہیں کیا تھا بلکہ مسلم لیگ نے اپنی جدوجہد اسمبلیوں میں جاری رکھی مسٹر ارشد چوہدری نے کہا کہ جب بھی ملک میں صدارتی نظام رائج کیا گیا عوام نے اس کی مخالفت کی ایک سوال پر انہوں نے کہا کہ اسلام ایسے نظام حکومت کی حمایت کرتا ہے جس میں عوام کو براہِ راست شرکت کا موقع مل سکے عوام کی مرضی کے برعکس مسلط کردہ نظام ہمیشہ ناکام ثابت ہوتا ہے انہوں نے کہا کہ دماغی طور پر شکست خوردہ شخص دوٹر اور عہدہ صدارت کا امیدوار بننے کا اہل ہے اور ایک اسلامی ریاست اپنے عوام کی بنیادی ضروریات پوری کرنے کی ذمہ دار ہے انہوں نے ۱۹۷۳ء کے آئین میں کی گئی تمام ترامیم ختم کرنے پر زور دیا اور ۱۹۴۹ء کی قرارداد مقاصد کے اصولوں کو اپنانے کی حمایت کی۔

(نوائے وقت لاہور ۲۳ر جولائی ۱۹۸۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکومت آپ کو اپنا انکم ٹیکس خود تشخیص کرنے کا اختیار دیتی ہے

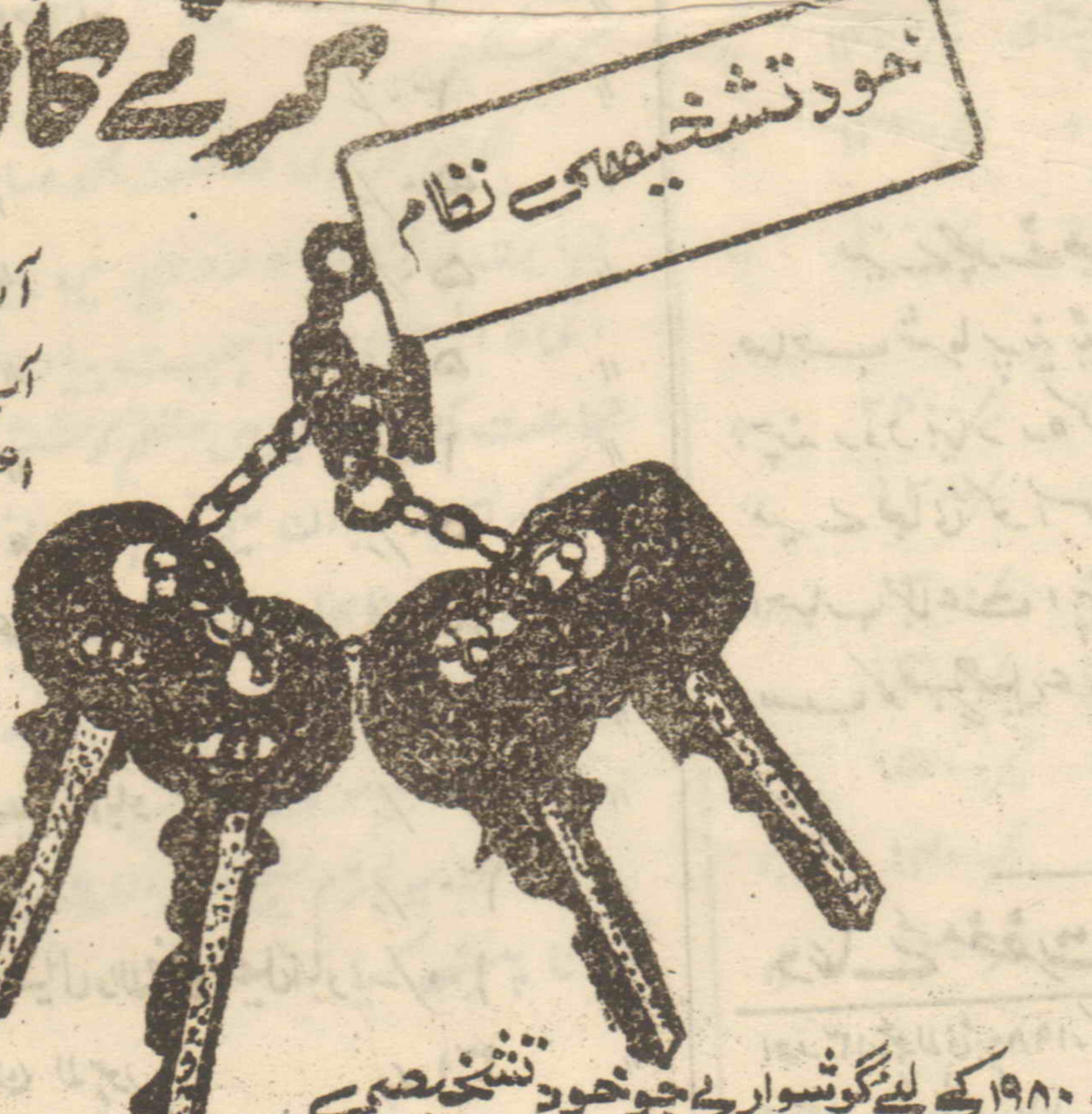

آپ کو اختیار دیا گیا ہے کہ اپنا انکم ٹیکس آپ خود تشخیص کر لیں۔ حکومت نے آپ پر اعتماد کیا ہے۔ آپ کا فرض ہے کہ اس اعتماد پر پورے اُتریں۔ صحیح انکم ٹیکس ادا کرنا آپ کی قومی ذمہ داری ہے۔ صحیح آمدنی دکھایئے اور گوشوارے وقت پر داخل کیجئے۔

۱۹۸۰-۸۱ کے لئے گوشوارے جو خود تشخیصی نظام کے تحت تسلیم کئے جا سکتے ہیں۔

ا:- نئے ٹیکس گزار

ماسوائے کمپنیوں کے تمام ایسے نئے ٹیکس گزار جو سرمایہ کا ثبوت نہ دینا چاہیں اور جن کا کل سرمایہ سال کے اختتام پر پچاس ہزار روپے سے زائد نہ ہو، بشرطیکہ وہ کل سرمایہ کی پچاس فیصد رقم کو بطور آمدنی ظاہر کر کے ٹیکس ادا کرنے پر رضامند ہوں۔

۲:- پرانے ٹیکس گزار

ا:- ۱۹۸۰-۸۱ کے تمام گوشوارے جن میں کمپنیوں کے گوشوارے بھی شامل ہیں۔

ب:- اگر سال تشخیص ۱۹۸۰-۸۱ سے پہلے کے سال کی اپیل قانونی نکتہ پر تصفیہ طلب ہو اور ۱۹۸۰-۸۱ میں بھی وہی حقائق اور امور موجود ہوں جو اپیل میں ہیں تو ایسے گوشوارے بھی اس شرط پر خود تشخیصی نظام کے تحت تسلیم کئے جا سکتے ہیں کہ اپیل کا فیصلہ ہونے پر ۱۹۸۰-۸۱ کی تشخیص اپیل کے فیصلے کی روشنی میں دوبارہ کی جائے گی۔

ج:- اگر صحیح آمدنی اس آمدنی سے زیادہ ہے جو کتابوں میں درج ہے تو "برائے خود تشخیص" زائد آمدنی کی رقم کل آمدنی میں یکمشت جمع کر لیجئے اور اس طرح اپنا سرمایہ اسی قدر بڑھا لیجئے۔

د:- تفصیلی تفتیش سے مستثنیٰ گوشوارے

ا:- ایسے گوشوارے جن میں ظاہر کردہ آمدنی پچھلے تین سالوں میں سے سب سے زیادہ تشخیص شدہ آمدنی کی نسبت بیس فیصد یا اس سے زائد ہو اس تقابل میں اگر کوئی سال بارہ ماہ سے زائد یا کم ہو تو آمدنی کو بارہ ماہ کے تناسب سے دیا جائے گا۔

ا:- کمپنیوں کے ایسے گوشوارے جن میں چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ آمدنی کے درست ہونے کے متعلق مقررہ سرٹیفکیٹ دیں۔

جلدی کیجئے۔

د:- دستاویزات جو گوشوارے کے ساتھ منسلک کی جائیں۔

۱:- خرید و فروخت کھاتے۔ نفع نقصان کھاتے یا بصورت دیگر آمدنی اور اخراجات کھاتے کی نقول اور چٹھہ (بیلنس شیٹ)

۲:- مالکان یا حصہ داروں کے ذاتی کھاتوں کی نقول۔

۳:- سرکاری خزانے یا اسٹیٹ بینک میں جمع کروائے گئے واجب الادا ٹیکس کے چالان کی فوٹو کاپی یا اس ٹیکس کا بینک ڈرافٹ۔

۴:- اگر این۔ آئی۔ ٹی یونٹوں، ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹوں منظور شدہ کمپنیوں کے حصوں، بیمۂ زندگی یا دوسرے منظور شدہ ذرائع میں سرمایہ کاری کی گئی ہے اُن یونٹوں حصوں، سرٹیفکیٹوں یا رسیدوں کی فوٹو کاپی۔

۵:- ویلتھ اسٹیٹمنٹ (جہاں اس کا داخل کرنا واجب ہو)

مندرجہ ذیل ٹیکس گزاروں کے لئے گوشوارے جمع کرنے کی آخری تاریخ یکم اگست ہے۔

ا:- ایسی کمپنیاں جن کے سال آمدنی ۱۵ر جنوری ۱۹۸۰ء یا اس سے قبل ختم ہوتے ہوں۔

ا ا:- ایسے دوسرے ٹیکس گزار جن کے سالِ آمدنی یکم جولائی سے ۳۱ر دسمبر ۱۹۷۹ء کی درمیانی مدت میں (بشمول ان تاریخوں کے) ختم ہوتے ہوں۔

آیئے ہم مل کر خود تشخیصی نظام کو کامیاب بنائیں ہم دیانتدار ٹیکس گزاروں کو اپنے مخلصانہ تعاون اور مدد کا یقین دلاتے ہیں اور بددیانت ٹیکس گزاروں سے کماحقہ نپٹنے کے ارادے کا اعلان کرتے ہیں۔

سنٹرل بورڈ آف ریونیو، اسلام آباد

اپنی مدد کیجئے ہماری مدد کیجئے

انشاء اللہ تعالیٰ

حضرت حکیم نظام جان رحؒ کے فرزند اور جانشین

حکیم عبدالحمید صاحب اعوان

مشہور دواخانہ ربوہ (بالمقابل ایوان محمود)

میں ۳۱ر جولائی اور یکم اگست ۱۹۸۰ء کو مطب فرمائیں گے۔

جمعرات تین بجے دوپہر سے شام چھ بجے تک اور جمعہ صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک

مینجر مشہور دواخانہ ربوہ

موسم گرما کی کیورز

نکسیر کیور	EPISTAXIS CURE
سوزشِ چشم کیور	EYES CURE
یرقان کیور	JAUNDICE CURE
بواسیر کیور	PILES CURE
جلدی امراض کی کیور	SKIN CURE
سپرمیٹوریا کیور	SPERMATORRHEA CURE

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی

(ڈاکٹر راجہ ہومیو)

رجسٹرڈ پاکستان

لاہور، کراچی، ہیڈ آفس ربوہ

فون نمبر ۶۰۷/۶۰۶